

خواتین کے لیے
اچھے کردار کا

مشورہ



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

خواتین کے لیے اچھے کردار کا مشورہ

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط بر تی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

خواتین کے لیے اچھے کردار کا مشورہ

پہلی اشاعت 2 ستمبر 2023

کاپی رائٹ © 2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

[فہرست کا خانہ](#)

[اعترافات](#)

[مرتب کرنے والے کے نوٹس](#)

[تعارف](#)

[خواتین کے لیے اچھے کردار کا مشورہ](#)

[خود مختار بنو](#)

[مثبت بو](#)

[بہتر اور بدتر](#)

[میں نماز کی اہمیت](#)

[لعنت بھیجا](#)

[چیزوں کو سادہ رکھیں](#)

[لوگوں کے عیب چھیانے](#)

[برا شگون](#)

[مثلاں کے طور پر رینمائی کریں](#)

[انصاف سے کام لیں](#)

[ایک متوازن زندگی](#)

[نیکی کے خلاف ای وہ](#)

[صدقہ کے اعمال](#)

[اسلام کے سفیر](#)

[مفروضے](#)

[ڈی بیٹیاں](#)

ڈی او ناٹ سیائی

نرم تقریر

تعلقات برقرار رکھیں

ایس گی شب بڑھ ری بے

بہترین لوگ

بجوں کے ساتھ یکسان سلوک کریں

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا

امانتیں

آپ اپنی توانائی کو دیکھیں

ایس ٹینڈرز برائے خواتین

حقیقی دولت

بیماروں کی عیادت کرنا

اجھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر نہ مدار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاپیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں۔](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com)

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب خواتین کے لیے اچھے کردار کے بارے میں کچھ نصیحتوں پر بحث کرتی ہے۔

زیر بحث اسیاق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 4 آیت نمبر 68 القلم میں فرمائی ہے

”اور ہے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔“

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

خواتین کے لیے اچھے کردار کا مشورہ

خود مختار بنو

جید دنیا میں غیر شادی شدہ مسلم خواتین کی اکثریت خود مختار ہے۔ بہت سے لوگ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، پارٹ ٹائم یا کل وقتی ملازمتیں رکھتے ہیں اور اپنی زندگیوں اور اپنی ذمہ داریوں پر کنٹرول رکھتے ہیں، جیسے کہ اپنے بل ادا کرنا۔ وہ دوسروں پر انحصار کیے بغیر خود سے کام اور اسکول جیسی مختلف جگہوں پر سفر کرتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ شادی کے بعد کتنی خواتین اس آزادی سے محروم نظر آتی ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے شوہروں پر بہت زیادہ انحصار کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ اپنے ہر کام میں ان کے ساتھ شامل ہو جائیں، جیسے کہ خریداری یا دیگر سرگرمیاں، جو وہ اکثر غیر شادی شدہ ہونے پر خوشی خود کرتے ہیں۔ اگرچہ، ایک شادی شدہ جوڑے کو ایک ساتھ معياری وقت گزارنا چاہئے کیونکہ یہ کامیاب شادی کا ایک حصہ ہے لیکن اس میں فرق ہے اور اپنے شوہر پر مکمل طور پر انحصار کرنے میں اس حد تک فرق ہے کہ وہ اب وہ آسان کام نہیں کر سکتے جو وہ کریں گے۔ خود جب غیر شادی شدہ ہیں۔ اس قسم کی ضرورت سے زیادہ محتاجی صحت مند نہیں ہے اور عورتوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ضرورت مند ہونا شوہر کی طرف سے ضرورت سے زیادہ مطالبات کا باعث بنتا ہے جس کے نتیجے میں بہت سے جھگڑے اور یہاں تک کہ طلاق بھی ہو جاتی ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ محبت بھرے تعلقات کے دوران آزاد رہنا ان مسائل سے بچ جائے گا اور انہیں بالاختیار بنائے گا تاکہ ان کا اعتماد ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں بڑھے۔

اس لیے خواتین کو یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح وہ کئی دہائیوں تک غیر شادی شدہ رہتے ہوئے آزادانہ زندگی گزارتی نہیں، اسی طرح وہ شادی شدہ رہتے ہوئے بھی ایسا کر سکتی ہیں اور کرتی رہیں۔ وہ اپنے شوہروں پر ضرورت سے زیادہ انحصار نہیں کرتیں اور نہ ہی کرتی ہیں۔ ایک شوہر بہیش ضرورت سے زیادہ ضرورت مند بیوی سے زیادہ آزاد بیوی کا احترام کرتا ہے۔ اور یہ بہت کم امکان ہے کہ ایک شوہر ایک ضرورت سے زیادہ ضرورت مند کے مقابلے میں ایک آزاد بیوی سے فائدہ اٹھائے۔

مثبت ہو

صحیح مسلم نمبر 3645 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ دوسرے مسلمانوں سے نفرت نہ کریں، خواہ ان میں کوئی ایسی منفی صفت موجود ہو جسے وہ ناپسند کرتے ہیں، بلاشبہ وہ دوسری اچھی خصوصیات کے حامل ہوں گے۔ وہ پسند کرتے ہیں

یہ ایک اہم اصول ہے جس پر عمل کرنا ہے، خاص کر شادی میں۔ ایک مسلمان کو ان منفی خصوصیات کا مسلسل مشابہ نہیں کرنا چاہیے جو اس کی شریک حیات میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بجائے، انہیں اپنی مثبت خصوصیات پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس سے شادی شدہ جوڑے کے درمیان تعلقات میں بہتری آئے گی اور درحقیقت یہ رویہ تمام لوگوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی ان گناہوں کو نظر انداز کرے جو دوسرے کرتے ہیں یا دوسروں کو اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ترغیب نہیں دیتے، کیونکہ یہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا ایک پہلو ہے، جو ان کے علم کے مطابق تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی شخص کو منفی خصوصیات کے حامل ہونے کی وجہ سے ناپسند نہ کریں کیونکہ وہ اسے وقت کے ساتھ چھوڑ سکتے ہیں اور اس لیے کہ وہ اچھی خصوصیات کے حامل ہونے کے پابند ہیں۔ انہیں بجائے منفی خصوصیت کو ناپسند کرنا چاہیے، نہ کہ شخص کو۔ بہ مثبت ذہنیت رکھنے سے منفی خصوصیات رکھنے والوں کو ان کو ترک کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ جبکہ، اگر کوئی دوسروں سے نفرت کا اظہار کرتا ہے تو وہ ضد سے بہتر نہیں بدل سکتا۔

بہتر اور بدتر

امام بخاری رحمة الله عليه کی حدیث المفرد نمبر 323 میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی کہ بہترین اور بدتر کون ہیں۔

بہترین شخص وہ ہے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہے جب ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ درحقیقت اس سے مراد اخلاص کے ساتھ اسلام کی تعلیمات کو عملی طور پر نافذ کرنا ہے۔ اگر کوئی غلط نیت سے اسلام کی تعلیمات کو پورا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو ان کی تعریف کرنے سے اس طرح روک دے گا جس طرح اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6705 میں موجود ایک حدیث میں اس کا اشارہ ملتا ہے۔ یہ مشورہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے دنیا بھر میں کسی شخص سے محبت یا نفرت پھیلاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان دوسروں سے محبت اور احترام کا خواہاں ہے تو اس حدیث سے واضح ہے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عملی اطاعت میں مضمرا ہے۔ اس میں اس کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا مقابلہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ کرنا شامل ہے۔

بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے ہیں اور دوسروں کو گناہوں کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جان بوجہ کر یا غیر ارادی طور پر اس طرح کا برتابا نہ کریں۔ دوسروں کے سامنے لوگوں پر تنقید کرنا، جیسے کہ رشتہ دار، لوگوں کے درمیان دشمنی کا باعث بنتا ہے، خواہ اس کا ارادہ نہ ہو۔ لہذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف ان چیزوں کے بارے میں بات کریں جو ان سے متعلق ہوں اور کھلے عام دوسروں پر تنقید کرنے سے گریز کریں کیونکہ اس حدیث کے مطابق وہ بدتر لوگوں میں سے ایک بن سکتے ہیں۔

جو دوسروں کو گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اس کے اپنے گناہوں میں اضافہ ہوتا ہے اس حساب سے کہ کتنے لوگ ان کی دعوت پر عمل کرتے ہیں۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 2351 میں

موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لہذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی باتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیں۔

میں نماز کی اہمیت

میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تتبیہ جامع ترمذی نمبر 2618 فرمائی کہ ایمان اور کفر کے درمیان فرض نمازوں کا ترک کرنا ہے۔

بدقسمتی سے فرض نمازوں کا ترک کرنا مسلمانوں میں بہت عام ہو گیا ہے، خاص کر خواتین میں، جو اپنی فرض نمازوں کو چھوڑنے کے جواز کے لیے انتہائی بڑے بہانے استعمال کرتی ہیں، جیسے کہ کسی فرض نماز کے وقت قضاۓ کرنا یا کسی تقریب میں جانا۔ اگر چہ فرض نمازیں قائم کرنا فرض ہے لیکن یہ دوسری چیزوں کرنا واجب نہیں ہے۔ اگر ایک مسلمان جنگ میں حصہ لینے والا فرض نمازوں کو نہیں چھوڑ سکتا تو یہ کیسے یقین کر سکتا ہے کہ یہ لنگڑے عذر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نمبر 413 جامع ترمذی کے ہاں قبول ہوں گے؟ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں موجود حدیث میں تتبیہ فرمائی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ فرض نماز ہے۔ اگر کوئی اپنی فرض نمازوں کو قائم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو وہ غالباً اس دن ناکام ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ فرض نمازوں کا قیام وہ چیز ہے جو گمراہی کی زندگی میں پڑنے سے روکتی ہے۔ یعنی فرض نمازوں کا قیام کامیاب زندگی کی پہلی سیڑھی ہے جس سے زندگی کے بر پہلو پر اثر پڑے گا۔ اگر کوئی اس فرض میں ناکام ہوتا ہے تو وہ صرف ایک مسئلہ سے دوسرے مسئلے کی طرف جاتا ہے۔ باب 29 العنکبوت، آیت 45

”...بے شک نماز ہے حیائی اور بڑے کاموں سے روکتی ہے“

لعت بھیجنا

امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 316 میں موجود ایک حدیث میں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ جو لوگ دوسروں پر لعت بھیجتے ہیں وہ قیامت کے دن گواہ یا سفارشی نہیں ہوں گے۔ یہ دونوں مقام ایک اعلیٰ مقام ہیں جس سے لعت کرنے والا محروم رہے گا۔

مسلمان، خاص طور پر عورتیں، چیزوں کو برا بھلا کہتی ہیں جب ان کا موڈ خراب ہوتا ہے۔ یہ ایک ب瑞 عادت ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے دعا کر رہے ہیں کہ کسی چیز یا کسی سے دور ہو جائے۔ یہ اسلام کی تعلیمات اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت سے متصادم ہے۔ درحقیقت جب ان سے غیر مسلموں پر لعت بھیجنے کی درخواست کی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے لعت بھیج کر نہیں بلکہ انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کی تصدیق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ادب المفرد نمبر 321 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے رحمت الہی کے لیے دوسروں سے دور ہونے کی دعا کرتا ہے وہ غالباً ان سے ہٹا دیا جائے گا جیسا کہ اس میں تضاد ہے۔ ایک سچے مونمن کا طرز نمبر جامع ترمذی عمل جسے وہ دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے میں پایا جاتا ہے کہ لعت اس کے سنن ابو داؤد نمبر 4905 میں موجود حدیث کے مطابق۔ 2515 کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے اگر وہ شخص یا چیز جس پر اس نے لعت کی ہے وہ اس کے مستحق نہیں ہے اور اکثر صورتوں میں وہ نہیں کرتے ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو اس گناہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ چیزوں پر لعت نہ کریں کیونکہ یہ ایک حقیقی مسلمان کی خصوصیت نہیں ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سب پر نازل ہونے کی خواہش اور دعا کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہوگی۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1924 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

چیزوں کو سادہ رکھیں

امام بخاری رحمة الله عليه کے ادب المفرد نمبر 245 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ چیزوں کو آسان بنائیں مشکل نہ کریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو ہمیشہ سادہ دینی اور دنیاوی زندگی گزارنی چاہیے۔ اسلام مسلمانوں سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ وہ اعمال صالحہ میں اپنے آپ پر بوجہ ڈالیں بلکہ یہ سادگی کا درس دیتا ہے۔ ایک مسلمان کو سب سے پہلے اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو بلاشبہ اس کی طاقت میں بین کہ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجہ نہیں ڈالتا۔ اس کی تصدیق باب 2 البقرہ آیت 286 میں ہوتی ہے

”اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں دیتا۔“

اس کے بعد انہیں چاہیے کہ وہ اپنے دن میں سے کچھ وقت اسلامی تعلیمات کے مطالعہ کے لیے نکالیں تاکہ وہ اپنی طاقت کے مطابق قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ روایات پر عمل کر سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا باعث بنتا ہے جس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان اس طرز عمل پر قائم رہے تو ان پر ایسی رحمت نازل کی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے لیے اپنے تمام فرائض ادا کریں گے اور دنیا کی حلال لذتوں سے اعتدال سے لطف اندوز ہونے کے لیے وقت نکالیں گے۔

اس طرح ایک مسلمان اپنے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ اور اگر ان کے پاس زیر کفالت ہیں، جیسے کہ بچے، تو انہیں چاہیے کہ انہیں اس طرح سکھائیں، ان کے لیے بھی آسانیاں پیدا کریں۔ خود پر زیادہ بوجہ ڈالنا چیزوں کو مشکل بناتا ہے اور اسے چھوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ جبکہ بہت زیادہ آرام کرنا چیزوں کو مشکل بنا دے گا کیونکہ وہ دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔

لوگوں کے عیب چھپانے

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم روایت پر عمل کریں۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی لوگوں کو سبق سکھانے کے لیے دوسروں پر تنقید کرتا ہے، جیسے کہ کسی کے بچے پر تنقید کرنا دوسرے بچے کو سبق سکھانے کے لیے۔ لوگوں کا نام لے کر ذکر نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان دشمنی کا باعث بن سکتا ہے جس سے تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ دوسروں کو نصیحت کرنے کے مقصد سے متصادم ہے جس کا مقصد لوگوں کو متحد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کے برtaو کو بہتر بنانا ہے۔ جب بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سبق سکھانے کے لیے دوسروں پر تعمیری تنقید کرتے تو ان کا نام نہیں لیتے تھے۔ اس کی ایک مثال امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 430 میں ملتی ہے۔ یہ دوسروں کے عیوب کو چھپانے کا ایک پہلو ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے عیب چھپاتا ہے۔ اس کی نمبر 4893 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لوگوں کا نام لے کر ذکر کرنا سنن ابو داؤد تصدیق صرف دوسروں کو خبردار کرنے اور نقصان سے بچانے کے لیے قابل قبول ہے۔

برا شگون

امام بخاری رحمة الله عليه کی حدیث المفرد نمبر 909 میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے برے شگون کی طرف توجہ نہ کرنے کی تاکید کی ہے کیونکہ اس طرح کا برتواء الله تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے کے مترادف ہے۔ ، شرک اس کے بجائے الله تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

برے شگون پر دھیان دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اثر کسی کے رویے اور اعمال پر پڑتا ہے۔ کالا جادو اور نظر بد کے حقیقی ہونے کے باوجود یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پتے کے پھڑپھڑانے سے لے کر سورج نکلنے تک کائنات میں کوئی بھی چیز الله تعالیٰ کی مرضی اور مرضی کے بغیر نہیں ہوتی۔ اور اگر تمام مخلوقات نے کسی کو نقصان پہنچانے جیسی کوشش کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے حاصل نہیں کر سکیں گے اگر الله تعالیٰ نے اسے ہونے نہ دیا۔ اسی طرح اگر ساری مخلوق کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک کہ الله تعالیٰ نہ چاہے۔ اس کی میں موجود ایک حدیث میں کی گئی ہے۔ لہذا مسلمان کو چاہیے کہ جامع ترمذی نمبر 2516 نصیحت وہ برے شگون سے پریشان نہ ہو اور نہ ہی چڑیلوں اور جادوگروں سے ڈر کر ثابت قدم رہے کیونکہ وہ کسی ایسی چیز کا سبب نہیں بن سکتے جس کو الله تعالیٰ نے نہ چاہا ہو۔ اس کے بجائے الله تعالیٰ کی سچی اطاعت پر ثابت قدم رہنا چاہیے اور اپنے حلال اعمال اور انتخاب کو جاری رکھنا چاہیے اور صرف رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی روایات کے مطابق بری چیزوں سے پناہ مانگنا چاہیے۔ الله تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ۔ نہیں ایسے لوگوں اور چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے جو اس سے متصادم ہوں کیونکہ یہ صرف اضطراب اور پریشانی کا باعث بنے گا، جو زیادہ تر معاملات میں ان کے ابتدائی خوف سے بھی بدتر ہے۔

مثال کے طور پر رہنمائی کریں

تمام مسلمانوں بالخصوص والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کو جو نصیحت کرنے ہیں اس کے جنہوں نے اس پر عمل کیا اگر کوئی تاریخ کے اور اق پڑھے۔ پر عمل کریں۔ ظاہری سی بات ہے کے مقابلے میں جنہوں نے ان لوگوں دوسروں پر بہت زیادہ مثبت اثر پڑا جس کی انہوں نے تبلیغ کی۔ بیں جنہوں نے نہ مثال کے طور پر رہنمائی نہیں کی۔ بہترین نمونہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس رویے سختی سے عمل کیا۔ بلکہ ان تعلیمات پر کسی اور سے زیادہ صرف اس پر عمل کیا سے بی مسلمان، جیسے مائیں، دوسروں پر مثبت اثرات مرتب کریں گے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی جیسا کہ یہ ایک گناہ ہے لیکن اکثر خود ان کے مان اپنے بچوں کو جھوٹ نہ بولنے کی تلقین کرے۔ اس کے مشورے پر عمل کرنا۔ ایک شخص سامنے جھوٹ بولتا ہے، اس کے بچوں کا امکان نہیں ہے۔ کرنا ضروری ہے کہ اس نوٹ ان کی تقریر سے زیادہ اثر ڈالے گا۔ یہ ہمیشہ دوسروں پر کے اعمال کا مطلب ہونا ضروری ہے۔ اس کامل دوسروں کو مشورہ دینے سے پہلے ایک کا مطلب یہ نہیں ہے۔ دوسروں کو مشورہ اپنے مشورے پر عمل کرنا انہیں خلوص نیت سے کوشش کرنی چاہیے۔ ہے کہ دینے سے پہلے قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرز عمل کو ناپسند کرتا ہے۔ باب 61: الصف، آیت 3

”اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ بات یہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔“

درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 3267 میں موجود ایک اور لیکن خود اس سے باز رہے۔ نیکی کا حکم دیا جس نے حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے کہ ایک شخص جہنم میں سزا دی جائے گی۔ ابھی تک خود اس پر عمل کیا برائی سے منع کیا۔

پھر کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود ان کی نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مسلمانوں تمام انبیاء کرام علیہم ایسا ہی کرنا مثال کے طور پر معروف روایت ہے۔ دوسروں کو نصیحت کریں۔ **الصلوٰۃ والسلام میں سے، اور دوسروں کو مثبت انداز میں متاثر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔**

انصاف سے کام لیں

قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر حال میں عدل و انصاف پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے۔ باب 4 النساء، آیت 135

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف پر ثابت قدم رہو، اللہ کے لیے گواہ بنو، خواہ وہ تمہارے اپنے یا ”والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

تمام مسلمانوں کے لیے یہ ایک اہم خصوصیت ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد جیسے کہ اپنے بچوں کو اپنائیں اور انہیں سکھائیں۔ ایک مسلمان کو ہر حال میں صحیح آپشن کا انتخاب کرنا چاہیے خواہ یہ اس کی اپنی خواہشات یا دوسروں کی خواہشات کے خلاف ہو۔ ایک مسلمان کو صرف اس لیے غلط آپشن کا انتخاب نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے کوئی عزیز جڑا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے، بہت سے مسلمان ایک خاص طریقہ اختیار کرتے ہیں جو اسلام میں قابل قبول نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے خاندان اس سے خوش ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک مسلمان عورت نامناسب لباس پہنے گی اور دعویٰ کرے گی کہ اس کا شوپر اس کے لباس سے خوش ہے۔ لیکن یہ صحیح راستہ نہیں ہے کیونکہ اس کا شوپر قیامت کے دن اس کا فیصلہ نہیں کرے گا صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ لہذا انہیں اور تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ عادلانہ راستہ اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہو نہ کہ خود کو اور نہ دوسروں کو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی دوسرے سے مسائل پر لڑے بلکہ وہ دوسروں کو انصاف کا راستہ بتائے اور انہیں یاد دلائے کہ اس کا انتخاب کرنا ان کا فرض ہے کیونکہ اگر یہ خالق کی نافرمانی کا باعث بنے تو مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

مسلمانوں کو اپنی خواہشات کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کسی غلط وفاداری سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو خوش کرنے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل و انصاف سے کام لیں اور اس چیز کو منتخب کریں جو اسے پسند ہو۔

ایک متوازن زندگی

قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک اہم سبق کی وضاحت کرتا ہے۔ باب 28 القصص، آیت 77

اللہ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر تلاش کرو۔ اور [ابھی تک]، دنیا میں لیکن "... سے اپنا حصہ مت بھولنا

ایک مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جاتی ہے کہ وہ مادی دنیا کو مکمل طور پر ترک کر کے صرف آخرت پر توجہ مرکوز کرے، کیونکہ مادی دنیا کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے سے آخرت حاصل کی جاتی ہے۔ ایک مسلمان اس دنیا کی حلال لذتوں سے اعتدال کے ساتھ اس وقت تک لطف اندوز ہو سکتا ہے جب تک کہ یہ اسے اپنے فرائض کی ادائیگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کرده روایات پر عمل کرنے سے نہیں روکتی۔ لیکن ایک مسلمان کو ان لذتوں سے لطف اندوز ہونے کو آخرت کی تیاری پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔ آخرت کی تیاری سب کی اولین ترجیح ہونی چاہیے اور یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنے پاس موجود نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اپنی بیٹری کو ری چارج کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً حلال لذت سے لطف اندوز ہوتے رہنا چاہیے لیکن انسان کو اس پر اڑے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ بلاشبہ اس کی آخرت کی تیاری سے غافل ہو جائے گی خواہ وہ حلال چیزیں ہوں۔ اس کی طرف اس آیت کے وسط میں اشارہ کیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ کبھی کبھار دنیا کی حلال لذتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اعمال صالحہ پر ثابت قدم رہیں۔ ایک مسلمان جو بھی کام کرنے کا انتخاب کرے گا وہ اپنے اعمال کا جواب دیں گے اور یہی اہم چیز ہے جسے مسلسل ذہن میں رکھنا چاہیے۔

نیکی کے خلاف ای وہ

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک اہم سبق کی وضاحت کرتا ہے۔ باب 41 فضیلات، آیت 34

اور اچھے اور بے کام برابر نہیں ہیں۔ برائی کو اس [عمل] سے دفع کرو جو بہتر ہو۔ پھر جس کے "اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ گویا ایک مخلص دوست ہو گا۔

برائی جب وہ برائی سے جواب دینا آسان ہے۔ لیکن کیا چیز ایک مسلمان کو خاص بناتی ہے۔ برائی کا یہ سمجھنا ضروری روایت ہے۔ اچھائی سے دیتے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کا جواب کسی بھی کسی شخص کے درجے کو کبھی کم نہیں کریں گے۔ جو اس انداز میں برتاو کرتا ہے۔ ہے۔ جامع ترمذی درحقیقت عمل نہ کرتے۔ طریقے سے۔ ورنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کہ جب کوئی برائی کا جواب اچھائی سے دینا نمبر 2029 میں موجود ایک حدیث نصیحت کرتی ہے۔ نہ رویہ جیسے کہ دوسروں کو معاف کرنا، اللہ تعالیٰ انہیں عزت کے ساتھ بلند کرتا ہے۔ پس یہ ہے اس کا فائدہ خود مسلمانوں کو ہوتا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے صرف ہے۔

پائیں تو وہ رویہ اختیار کرے گا اس کے علاوہ، جیسا کہ اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے، اگر کوئی یہ اور اپنے عمل پر شرمندہ ہوں گے۔ آخر کار سلوک نہیں کرتے وہ گے کہ جو لوگ ان کے ساتھ اچھا جب اس طریقے متأثر ہو جاتے ہیں آخر کار دل بھی اپنا رویہ بدلیں۔ یہاں تک کہ سخت ترین روحانی سے سلوک کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب شوپر اپنی بیوی کے ساتھ معمولی سلوک کرتا ہے تو جواب دینے کے بجائے اچھے انداز میں جواب سے اوپر اٹھ کر منفی وہ اس کے لیے بہتر ہے کہ پر کوئی کام اور اپنی بیوی سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ جب کی عزت ہو گی۔ شوپر جواب دے۔ اس سے اچھے اخلاق سے جواب دے کر ایک سچے مسلمان رویے کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسے ساتھی بے

آس پاس کے لوگ ان کا اس طرح کا برداشت کرتا ہے تو اس کے دکھانا بہتر ہے۔ جب کوئی خوبی کی آسان بننے کے لئے لیکن جب کوئی کریں گے جو ان کی زندگی کا سبب بنے گا۔ احترام اور پیار دوسروں سے وہ ہمیشہ مزید برائی کا سامنا کریں گے۔ جواب دیتا ہے۔ شخص برائی کا برائی سے اگر کوئی ایک لمحے کے لیے اس پر مشکل بنا دے گا۔ اور یہ دونوں جہانوں میں ان کی زندگی کو تو حد سے بڑھ جائیں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جب دوسرے واضح ہے۔ غور کرے تو یہ بالکل اور بدلسوکی کرنے والے سے الگ ہو جائیں۔ لیکن ان حالات میں بھی اچھے پھر اپنا دفاع کرنا چاہیے۔ کردار کی پابندی کرنی چاہیے۔

صدقہ کے اعمال

قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت اپنے وسائل اور طاقت کے مطابق مدد کی پیشکش کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ باب 17 الاسراء، آیت 28

اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں ان سے منه موڑنا چاہتے ہو جس کی تم امید رکھتے ہو تو ان سے نرمی سے بات کرو۔

ایک مسلمان کو کبھی بھی اس بات پر یقین نہیں رکھنا چاہئے کہ کسی کو دوسروں کی مدد کرنی چاہیے، جیسے کہ صدقہ دینا، اس لیے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابھ چیز شمار کیا جائے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ذرہ کی نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس کی تصدیق باب 99 عز زلام، آیت 7 میں ہوتی ہے

"پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار احادیث میں چھوٹی ہو یا بڑی کسی جامع بھی صورت میں دوسروں کی مدد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے میں ایک حدیث میں نصیحت کی کہ کسی دوسرے کو راحت بخشنے کے لیے ترمذی نمبر 1956 مسکرانا بھی صدقہ ہے۔ صحیح مسلم نمبر 2342 میں موجود ایک اور حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک کھجور کا صدقہ کرنے کا ثواب پہاڑ کے برابر ہوگا۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اسلام جذباتی، جسمانی اور مالی امداد سمیت تمام قسم کے خیرات پر زور دیتا ہے۔

اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی مدد کریں۔ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ کسی قسم کا صدقہ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ چھوٹی ہو یا بڑی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے۔

اسلام کے سفیر

اسلام کی صحیح اور بہترین انداز میں نمائندگی کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ یہ فرض جدید دور میں اور بھی اہم ہے کیونکہ اسلام کو اکثر برا مذہب دکھایا جاتا ہے جب وہ اس سے بہت دور ہے۔ قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت کچھ خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہے جو تمام مسلمانوں کو اختیار کرنی چاہئیں تاکہ باقی دنیا اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیمات پر عمل کر سکے۔ باب 16 النحل، آیت 125:

”اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاو اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو بہترین ہو۔“

پہلی بات یہ ہے کہ مسلمان کو عقل بونی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ صرف اسلام کا علم حاصل کریں بلکہ اسے اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کریں۔ وہ دوسروں کو اس کی تبلیغ نہ کریں جس پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔ اس قسم کا علم فائدہ مند نہیں ہے کیونکہ اس کا دوسروں کے کردار اور عقائد پر کم سے کم اثر پڑے گا۔ جو دوسروں کو متاثر کرتے ہیں وہ ایسا کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ یہ حقیقی فائدہ مند علم ہے۔

یہ آیت اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ انسان کو دوسروں کو اچھی تعلیم دینی چاہیے۔ یہ ایک بار پھر مثال کے طور پر رہنمائی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، کیونکہ یہ دوسروں کو ہدایت دینے کا بہترین طریقہ ہے۔

جب بھی کوئی مسلمان دنیاوی یا دینی معاملات کے بارے میں بات کرے تو اسے علم اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ایک شخص کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اچھے اخلاق کو پہچان سکے جو اسلام ایک مسلمان کی تقریر کے ذریعے سکھاتا ہے۔ انہیں نرم اور نرم الفاظ کا استعمال کرنا چاہیے اور کبھی بھی سخت یا بد زبانی کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔ جو مسلمان اس طرح کا برداشت کرتے ہیں وہ دوسروں کو یقین دلاتے ہیں کہ اسلام اس طرز عمل کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس سے مسلم نوجوانوں کو بھی اسی طرح کا برداشت کرنے کی ترغیب ملے گی۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں ہمیشہ خوش اخلاقی اور احترام کے ساتھ بات کریں۔

مسلمانوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ سب اسلام کے نمائندے ہیں، اس لیے ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا سلوک کریں جو اس اعلیٰ مقام کے لیے موزوں ہو، کیونکہ قیامت کے دن ان سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

مفروضے

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں منفی قیاس آرائیوں سے اجتناب کریں کیونکہ یہ غیبت، غیبت اور جھوٹ جیسے گناہوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ باب 49 الحجرات، آیت 12

"...اے لوگو جو ایمان لاتے ہو، بہت زیادہ گمان سے بچو۔ بے شک کچھ گمان گناہ ہوتا ہے"

سوشل میڈیا کے اس دن اور دور میں خاص طور پر اس مشورے پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک منفی مفروضہ آسانی سے دوسروں تک پھیل سکتا ہے اور اس میں شامل لوگوں کے لیے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ چیزوں کی مثبت انداز میں تشریح کرنا ہمیشہ بہتر ہوتا ہے جب تک کہ ایسا کرنے کی گنجائش موجود ہو۔ صرف اس صورت میں جب شواہد بہت زیادہ اور واضح ہوں منفی مفروضے کو قبول کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود کسی کے کام کو ذہن میں رکھنا اور اس پر بحث کرنے نمبر سنن ابن ماجہ سے گریز کرنا بہتر ہے۔ اس سے ان کے اسلام کو بہترین بناء میں مدد ملے گی۔ میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ 3976

اگر مفروضہ کسی شخص سے جڑا ہوا ہے، جیسے کہ کسی کے زیر کفالت، تو انہیں چاہیے کہ وہ کسی نتیجے پر پہنچنے کے بجائے اصل حقیقت کا پتہ لگانے کے لیے اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کریں، کیونکہ یہ اکثر مزید مسائل کا باعث بنتا ہے۔

اس کے علاوہ، مسلمانوں کو ہمیشہ اپنے ساتھی مسلمانوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور ایسے حالات سے گریز کرنا چاہیے جہاں ان کے بارے میں منفی قیاس آرائیاں کی جائیں۔ یہ اپنائے کے لیے ایک بہترین خصوصیت ہے، کیونکہ ایک دوسرے کو ممکنہ گناہوں سے بچاتا ہے۔ امید ہے کہ دوسروں کو گناہوں سے بچانے والے کو اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں گناہوں اور ان کے برے نتائج سے محفوظ رکھے گا۔

ڈی بیٹیاں

امام بخاری کی کتاب ادب المفرد نمبر 78 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو بیٹیوں کی صحیح پرورش کرنے والے والدین کو جنت کی بشارت دی۔ تعجب کی بات ہے کہ کتنے مسلمان بالخصوص ایشیائی ہمیشہ بیٹوں کی خواہش رکھتے ہیں اور بیٹیاں ہونے کے باوجود خوش نہ ہونے کی جاہلانہ ذہنیت اپنائے ہوئے ہیں، حالانکہ اس حدیث اور بہت سے دوسرے احادیث میں بیٹوں کے بارے میں جو بشارت دی گئی ہے وہ نہیں دی گئی ہے۔ یہ ماننا قابل قبول ہے کہ والدین کو بیٹے کی نسبت بیٹی پر زیادہ زور دیا جائے گا، خاص طور پر اس دن اور دور میں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان والدین کو بیٹے کی بجائے بیٹی ہونے کی صورت میں کم خوش ہونا چاہیے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلیم دیں اور ان کی رہنمائی کریں اور اپنی تقدیر پر دباؤ نہ ڈالیں کیونکہ یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے۔

بیٹیوں کو ناپسند کرنا ایک جاہلانہ ذہنیت ہے جو اسلام کی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔ درحقیقت بیٹیوں کو ناپسند کرنا مشرکوں کا رویہ ہے اور ان کی صفات سے ہر صورت بچنا چاہیے۔ باب 16: النحل، آیات 58-59

جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم کو دبا دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو لوگوں سے چھپاتا ہے اس بیماری کی وجہ سے جس کی "اسے اطلاع دی گئی ہے"

مسلمانوں کو اس ذہنیت کو اپنائے سے گریز کرنا چاہئے اور بجائے اس کے کہ وہ جو بچہ دیا جائے اس پر راضی رہے، کیونکہ ان میں بہت سے شادی شدہ جوڑے ہیں جن کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

ڈی او ناٹ سپائی

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دینا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی جاسوسی بنے کریں۔ باب 49 الحجرات، آیت 12

”...اور جاسوسی نہ کرو“

یہ تب ہوتا ہے جب کوئی شخص جان بوجہ کر لوگوں یا کسی چیز کے بارے میں پوچھتا ہے تاکہ ان چیزوں کا پتہ لگاسکرے جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ رویہ صرف مزید گناہوں کی طرف لے جاتا ہے، جیسے غیبت اور غیبت۔ صحیح بخاری نمبر 6064 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور پر مسلمانوں کو ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرنے کا حکم دیا اور اشارہ کیا کہ یہ مسلمانوں کو ہم آہنگی سے رہنے سے روکتا ہے۔ یہ عادت ہمیشہ ایک مسلمان کو اپنے ایمان کی تکمیل سے روکتی ہے کیونکہ کوئی بھی ایسی چیزوں سے دور رہنے کے نمبر 2317 میں جامع ترمذی بغیر یہ حاصل نہیں کر سکتا جن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

میں موجود حدیث کے مطابق اس کے اپنے عیوب کو ظاہر کرنے اور ان سنن ابن ماجہ نمبر 2546 کی عوامی رسوائی کا باعث بنتی ہے۔

اس لیے ایک مسلمان کے لیے بہتر ہے کہ وہ ان چیزوں پر توجہ مرکوز کرے جو ان سے متعلق ہیں، جیسے کہ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا۔ اور اسی طرح ایک مسلمان ناپسند کرے گا کہ لوگ ان کی جاسوسی کریں وہ دوسروں کی جاسوسی نہ کریں۔

نرم تقریر

قرآن کریم کی درج ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ انبیاء حضرت موسیٰ اور بارون علیہما السلام کو حکم دیتا ہے کہ اللہ کے دشمن فرعون سے نرمی سے بات کریں۔ باب 20 طہ، آیات 43-44

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے زیادتی کی۔ اور اس سے نرمی سے بات کرو شاید ”کہ وہ نصیحت حاصل کر لے یا اللہ سے ڈرے۔“

یہ تقریر کا ایک اہم پہلو ہے جسے ایک کامیاب مسلمان کو اپنانا چاہیے۔ اسے زندگی کے تمام شعبوں میں استعمال کرنا چاہیے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مہربانی سے بولنے سے بولنے والے کو کسی اور سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں اور انعامات حاصل کریں سنن ابن ماجہ نمبر 3973 گے اور نرم کلامی کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم سے بچائیں گے، کیونکہ میں موجود حدیث کے مطابق الفاظ ہی لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا بنیادی سبب ہیں، بلکہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ دنیاوی معاملات میں بھی مخاطب۔ مثال کے طور پر، جو بیوی اپنے شوہر کے ساتھ نرمی سے بات کرتی ہے، اسے معلوم ہوگا کہ اس کا شوہر اس سے زیادہ پیار اور عزت کرے گا، اس سے زیادہ کہ وہ سخت الفاظ استعمال کرے۔ اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ اگر بیوی نرم لہجہ استعمال کرتی ہے تو اس کے شوہر کی طرف سے اس کی درخواستیں پوری بو جائیں۔ جب بچے اپنے والدین کے ساتھ نرمی سے بات کرتے ہیں تو ان کی اطاعت اور ان کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ کام پر موجود ساتھی اس شخص کی مدد کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں جو ان سے نرمی سے بات کرتا ہے۔ مثالیں لامتناہی ہیں۔ بہت کم سخت الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، نرم کلامی سخت الفاظ سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوگی۔

ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ کہی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی وہ شخص جسے وہ فرعون سے بدنر کہتے ہیں، اس لیے اس آیت کے حکم پر عمل کریں اور جس سے بھی بات چیت کریں اس سے حسن سلوک سے بات کریں۔ اگر وہ دوسروں کو مثبت انداز میں متاثر کرنا چاہتے ہیں اور ان چیزوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جو وہ دنیا اور آخرت میں چاہتے ہیں۔

تعلقات برقرار رکھیں

ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھے، رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں سے، کیونکہ یہ تمام مسلمانوں پر بہت اہم فرضیہ ہے۔ اس پر دلالت کرنے والی بہت نمبر 1909 میں موجود ہے، جس میں تنبیہ کی گئی، جامع ترمذی سی آیات اور احادیث ہیں، جیسا کہ ہے کہ رشتہ دار سے رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی اگر کوئی مسلمان کسی دنیاوی وجہ سے رشتہ توڑ لے۔

یہاں تک کہ اگر کوئی دوسرا شخص بدمیزی کرے تو ایک مسلمان کو چاہیے کہ اسے تنبیہ کرے اور سچی توبہ کی ترغیب دے۔ انہیں اپنے منفی رویے سے نفرت کرنی چاہیے لیکن اس شخص سے نفرت نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ہمیشہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ وہ سچے دل سے توبہ کریں۔ انہیں اس شخص سے صرف اس صورت میں منہ مورُّنا چاہئے جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ثابت قدم رہیں۔ لیکن پھر بھی، انہیں ہمیشہ ان کے ساتھ مہربانی اور احترام کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اور ایسی صورتوں میں جب انہیں مدد کی ضرورت ہو تو مسلمانوں کو اپنے وسائل کے مطابق مدد کرنی چاہیے، کیونکہ یہ احسان مندی کا سبب ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلصانہ اطاعت کے ساتھ رجوع کریں۔

کسی مسلمان کو کسی دنیاوی وجہ سے کبھی بھی کسی شخص سے منہ نہیں مورُّنا چاہیے کیونکہ یہ سلوک جان لیوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے صرف محبت، نفرت، دینے اور روک کر اپنے ایمان کو مکمل نمبر 4681 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی سنن ابو داؤد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہے۔

ایس گپ شپ پڑھ رہی ہے۔

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں گپ شپ نہ سنیں اور نہ پھیلائیں۔ باب 24 النور، آیت 15

جب تم نے اسے اپنی زبانوں سے قبول کیا اور اپنے منہ سے وہ بات کہی جس کا تمہیں کوئی علم "نہیں تھا اور اسے اللہ کے نزدیک بہت ہی حقیر سمجھاتے تھے۔

بدقسمتی سے، یہ ایک بہت عام خصوصیت بن گئی ہے جو آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ کام نہ صرف لوگ ذاتی طور پر کرتے ہیں بلکہ اب یہ سو شل میڈیا پر بھی کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ گپ شپ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے گپ شپ نہ سنیں۔ اگر دوسرے برقرار رہتے ہیں تو انہیں ان کا ساتھ جاری نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ ان کی کمپنی کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ سنن ابو داؤد نمبر 4833 میں ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اپنے ساتھی کی خصوصیات کو اپنائے گا۔ اگر کوئی گپ شپ کرنے والوں کا ساتھ دے تو زیادہ تر معاملات میں وہ بھی ایک ہو جائیں گے۔ نیز یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ جو شخص کسی سے گپ شپ کرتا ہے وہ بلاشبہ دوسروں کے ساتھ بھی ان کے بارے میں گپ شپ کرے گا۔ اس لیے ایک مسلمان کو دوسروں کو گپ شپ نہ کرنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ انہیں گپ شپ کو سچ نہیں ماننا چاہئے اور نہ ہی اس پر عمل کرنا چاہئے یا پہ جانے کے لئے جو جہد کرنی چاہئے کہ آیا یہ سچ ہے۔ انہیں صرف نظر انداز کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ، ایک مسلمان کو کبھی بھی اپنے آپ سے گپ شپ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ بنیادی طور پر گناہوں پر مشتمل ہے، جیسے غیبت اور غیبت۔ یہ سب کبیرہ گناہ ہیں جو کسی کو جہنم میں لے جا سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اور ان کا شکار انہیں معاف نہ کرے۔ صحیح مسلم نمبر 6579 میں موجود حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

آخر میں، مسلمانوں کو معاشرے میں معلومات نہیں پہیلانی چاہئیں، چاہے وہ دوسروں کو خطرے سے خبردار کرنا چاہیں، بغیر اس کی تصدیق کیے کہ رپورٹ سج ہے۔ قرآن مجید کی سورہ الحجرات آیت نمبر 6 میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر ائے تو تحقیق کر لو، ایسا نہ ” ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔

کسی کو صرف اس بات کی تصدیق کیے بغیر معلومات کو آگئے نہیں بڑھانا چاہئے کہ یہ مستند ہے کیونکہ یہ ایک گناہ سمجھا جا سکتا ہے اور اس سے صرف دوسروں کو تکلیف ہوگی۔ لہذا یہ شخص دوسروں کی مدد کرنے کے بجائے مزید مسائل پیدا کرتا ہے۔

بہترین لوگ

قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ واضح کرتا ہے کہ کسی شخص کو اس کی سماجی حیثیت، دولت یا کسی دوسری دنیاوی چیز کی وجہ سے دوسروں سے بہتر نہیں سمجھا جاتا۔ باب 49: الحجرات، آیت 13

اے لوگو، ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنائے ہیں ” تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو ”...تم میں سب سے زیادہ پرپیزگار ہے

جو چیز ایک مسلمان کو دوسروں سے بہتر بناتی ہے وہ اس کا تقویٰ ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کی ممانعتوں سے باز آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو کبھی بھی دوسرے لوگوں کو حقیر نہیں دیکھنا چاہیے کہ ان کا دنیاوی مال انہیں کسی بھی طرح بہتر یا برتر بناتا ہے۔ بدقتی سے بہت سے مسلمانوں نے اس ذہنیت کو اپنایا ہے جو غیر مسلموں کے ثقافتی طریقوں پر عمل کرتے ہوئے ذاتیں اور بھائی چارے پیدا کر چکے ہیں۔ وہ اپنے فیصلے اسلام کی تعلیمات پر کرنے کی بجائے ان ثقافتی طریقوں کی بنیاد پر شادی کے ذریعے خاندانوں میں شامل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 5090 میں موجود ایک حدیث میں مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ کوئی شخص بعض وجوہات بشمول حسب و نسب کی بنا پر شادی نہ کرے۔ انہیں صرف تقویٰ کی خاطر شادی کرنی چاہیے۔ ان ثقافتی طریقوں پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں طلاق کی شرح وقت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے تقویٰ کو اپنائے ہوئے دوسروں سے بہتر بننے کی کوشش کرے۔ لیکن وہ جس درجہ تک پہنچیں اس پر کبھی بھی غرور نہ کریں کیونکہ غرور ان کی تقویٰ کو ختم کر دے گا اور یہ انہیں جہنم میں لے جائے گا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

بچوں کے ساتھ یکسان سلوک کریں

صحیح مسلم نمبر 4185 میں موجود ایک حدیث میں بچوں کے ساتھ یکسان سلوک کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک اشارہ فرمایا کہ اگر کوئی والدین اپنے بچوں کی عزت کرنا چاہے تو انہیں ان کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا چاہیے۔ یعنی جو کچھ دیتا ہے وہی وصول کرے گا۔

اس لیے والدین کو کھلے عام ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دینے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے صرف دشمنی اور رشتے ٹوٹتے ہیں۔ انہیں ان کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جیسے کہ انہیں تحائف خریدنا۔ صرف ایک بچے کے لیے تحفہ خریدنا قابل قبول ہو سکتا ہے خاص موقع پر، جیسے سالگرہ۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بہن بھائیوں کے سامنے کسی ایک بچے پر کھل کر تنقید نہ کریں اور نہ ہی اپنے بچوں کے رویے کا سرعام موازنہ کریں کیونکہ اس سے بہن بھائیوں کے درمیان دشمنی بھی بڑھ جاتی ہے۔

درحقیقت یہ رویہ تمام رشتہوں پر لاگو ہونا چاہیے۔ جب کوئی شخص لوگوں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو وہ دیکھئے گا کہ دوسرے لوگ ان کے ساتھ بھی انصاف کرتے ہیں۔ یہ رویہ ہمیشہ لوگوں کے درمیان خاص طور پر خاندانوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنائے گا۔

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا

امام بخاری رحمة الله عليه کی حدیث المفرد نمبر 119 میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ جو عورت بہت زیادہ عبادت اور روزے رکھتی ہے وہ جہنم میں جائے گی کیونکہ اس نے دوسروں کو نقصان پہنچایا۔ اس کی تقریر اس کے برعکس وہ عورت جس نے اپنے فرض کو پورا کیا اور تھوڑا سا صدقہ دیا اور دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور جنت میں چلی گئی۔

بدقسمتی سے، بہت سے مسلمانوں کا خیال ہے کہ ان کے رضاکارانہ نیک اعمال انہیں سزا سے بچائیں گے حالانکہ وہ دوسروں کے خلاف گناہ کرتے ہیں، جیسے کہ غیبت اور غیبت۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ جو اس طرح کا برتاب کرتا ہے وہ صرف اپنے اعمال صالحہ کو دوسروں کے خلاف گناہ کرنے کے ذریعہ دے رہا ہے حالانکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رضاکارانہ نیک اعمال کے ذریعہ خوشی حاصل کریں گے۔ قیامت کے دن انصاف قائم ہو گا اور دوسروں پر ظلم کرنے والے اپنی نیکیاں کھو دیں گے اور اپنے مظلوموں کے گناہ حاصل کر لیں گے۔ یہ ان کو جہنم میں پہنچنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6579 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے اور دوسروں کے ساتھ احترام کے ساتھ سلوک کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہئے جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ان کے ساتھ سلوک کریں اس سے پہلے کہ وہ رضاکارانہ نیک کاموں میں کوشش کریں۔

امانتیں

قرآن کریم کی درج ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنے وعدوں اور امانتوں کو پورا کرتے ہیں۔ باب 23 المؤمنون، آیات 1-8

”یقیناً اہل ایمان کامیاب ہو گئے اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔“

کی حدیث کے مطابق بغیر کسی صحیح وجہ کے وعدہ خلافی کرنا منافت کی علامت نمبر 5023 ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا کریں، جس کی پیروی کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں رہنا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا اور لوگوں سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنا۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، والدین کو ہمیشہ اپنے بچوں سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ اپنے بچوں کو صرف یہ سکھا رہے ہیں کہ اسلام میں وعدہ خلافی قابل قبول ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھائیں۔

اپنی امانتوں کو پورا کرنا ایک کامیاب مومن کی ایک اور اہم خصوصیت ہے۔ ایک مسلمان کو نہ صرف لوگوں کی طرف سے دی گئی امانت کا خیال رکھنا چاہیے بلکہ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی امانتوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ان کے پاس موجود ہر نعمت بشمول ان کے اپنے جسم اور اہل و عیال امانتیں ہیں جنہیں پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر نعمت کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق استعمال کیا جائے۔ قیامت کے دن لوگوں سے یہی سوال ہوگا۔

آپ اپنی توانائی کو دیکھیں

قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ ان وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کریں جو انہیں دیے گئے ہیں، جیسے کہ ان کی جسمانی طاقت، نیک اعمال انجام دینے کے لیے اور ان کی مدد کے لیے صرف دوسروں پر انحصار نہ کریں۔ باب 53 عن نجم، آیت 39:

”اور یہ کہ انسان کے لیے اس کے سوا کچھ نہیں ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔“

اس کا اطلاق دنیوی اور دینی دونوں امور پر ہوتا ہے کیونکہ یہ عام بات ہے کہ ایک شخص، زیادہ تر معاملات میں، اس دنیا میں تباہی کچھ اچھا حاصل کرتا ہے جب وہ اس کے لیے کام کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کو آخرت میں بھلائی ملے گی جب وہ اس کے لیے کوشش کرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض چیزیں مسلمانوں کے مرنے کے بعد بھی فائدہ مند ہوں گی، جیسے ان کی طرف سے صدقہ۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 2760 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ لیکن دنیاوی اور دینی دونوں معاملات میں کسی مسلمان کی مدد کے لیے صرف دوسروں پر انحصار کرنا درست نہیں ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت نہیں تھی۔

اس کے علاوہ، مسلمانوں کو صرف ایک مہینے میں چند مذہبی اجتماعات میں شرکت نہیں کرنی چاہیے، بغیر اس کے کہ ان سے نجات کی امید بہتر ہو جائے۔ یہ صالح پیشوؤں کا طریقہ نہیں ہے۔

لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا مقابلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر و استقامت کے ساتھ کرنے کی کوشش کرے۔ آخرت کی تیاری سے غافل نہ رہیں اس سے پہلے کہ وہ عظیم دن تک پہنچیں، خالی ہاتھ

ایس ٹینڈرز برائے خواتین

قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ایک اہم تعلیم کی وضاحت فرمائی ہے
یعنی سب سے زیادہ عزت والا اور بہترین شخص وہ ہے جس کے پاس سب سے زیادہ تقویٰ ہو۔
باب 49 الحجرات، آیت 13

بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے ، اے لوگو ”
زیادہ پریزگار ہے۔“

یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کی ممانعتوں سے باز آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدير کا سامنا کرتا ہے۔ بدفسمتی سے، شیطان نے بہت سی خواتین کو مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی حیثیت پر بحث کرنے کے لیے دھوکہ دیا ہے۔ حالانکہ اسلام نے خواتین کو ایسی عزت عطا کی ہے جو کسی اور ادارے یا ایمان نے کبھی نہیں دی ہے، جیسے کہ عورت کے سنن نسائی نمبر قدموں کے نیچے جنت، جو کہ آخری نعمت ہے، یعنی مان کو۔ اس کی تصدیق میں موجود ایک اور میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جامع ترمذی نمبر 3895 3106 حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے ساتھ حسن سلوک کرے۔ بیوی بہترین۔ اور بھی بے شمار مثالیں ہیں۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ عورتوں کو اپنے آپ کو مردوں سے تشبیہ دینے کی فکر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خواہش نہیں ہے۔ اس کے بجائے عورتوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر وہ اسے حاصل کر لیں تو وہ ہر اس مرد یا عورت سے افضل ہوں گی جو ان سے کم تقویٰ کا مالک ہو۔ یہ وہ معیار ہے جو الگ کرتا ہے کہ کون برتر ہے۔ اور اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ صرف مردوں تک محدود نہیں ہے۔

تاریخ کے اوراق پلٹیں تو وہ عظیم خواتین مسلمان نظر آئیں گی جنہوں نے مرد اور عورت کے فرق پر بحث و مباحثہ کی بجائے اس اہم کام پر توجہ دی۔ اور اس کے نتیجے میں وہ مردوں اور

عورتوں کی اکثریت سے بہتر ہو گئے۔ یہاں تک کہ اگر مسلمان عورتوں کو وہ تمام حقوق مل جائیں جن کا وہ خواب دیکھتی تھیں تب بھی یہ انہیں دوسروں پر اس وقت تک فضیلت نہیں دے سکتی جب تک کہ وہ تقویٰ اختیار نہ کر لیں یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے جب کوئی خبر کو دیکھتا ہے اور جو اپنی مرضی کے مطابق برداشت کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت اگلے جہان میں واضح ہو جائے گی۔ لہذا اگر کوئی مسلمان دوسروں پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے تقویٰ کے ساتھ تلاش کرنا چاہیے نہ کہ بحث و تکرار میں۔

حقیقی دولت

میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنن ابن ماجہ نمبر 4137 سے نہیں بلکہ زندگی سے راضی اور بہت سے دنیوی مالوں نے نصیحت فرمائی کہ حقیقی دولت مطمئن رہنے میں ہے۔

مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مطمئن اور حقیقی امیر ہونے کا تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ ان کے پاس کتنی دولت یا دنیاوی چیزوں ہیں، جیسے کہ کپڑے۔ درحقیقت کوئی نئی چیز خریدنے سے جو خوشی ملتی ہے، جیسے نئے جوتوے، وہ اکثر چند دنوں کے بعد ختم ہو جاتی ہیں اور کسی اور چیز سے خوشی حاصل کرنے کی خواہش ان کے دماغ میں کھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔ زیادہ حاصل کرنے کی خواہش کسی کو محتاج بناتی ہے، جو غریب کے لیے دوسرا لفظ ہے۔ دوسری طرف ایک امیر شخص اپنے پاس موجود چیزوں سے مطمئن ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو محتاج نہیں اور اس لیے امیر ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان کو دنیاوی چیزوں کی خواہش یا حصول نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ان چیزوں میں حقیقی خوشی کی تلاش نہیں کرنی چاہیے۔ خاص طور پر مشکل میں جامع ترمذی نمبر 2513 وقت میں اس رویہ کو برقرار رکھنے کے لیے، ایک مسلمان کو موجود حدیث پر عمل کرنا چاہیے، جس میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کا خیال رکھے جن کے پاس ان سے کم ہے، تاکہ ناشکری سے بچا جا سکے۔ مشکلات کے دوران ہے صبری بھی۔

بیماروں کی عیادت کرنا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث ہیں جن میں دوسروں خصوصاً نمبر 969 میں جامع ترمذی بیماروں کی عیادت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث ہے کہ جو شخص صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بیمار کی عیادت کرے گا اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت نازل کریں گے اور اسی طرح شام کو ہوتا ہے اور انہیں جنت میں ایک باغ دیا جاتا ہے۔

حالانکہ یہ بلاشبہ ایک عظیم عمل ہے، ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے اس نیک عمل کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دے۔ اگر وہ کسی اور وجہ سے ایسا کرتے ہیں، جیسے کہ ان کے رشتہ دار ان پر تنقید نہ کریں، تو وہ ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔

اس کے علاوہ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ثواب کے حصول کے لیے اسلام کی تعلیمات کے مطابق کسی کی عیادت کے آداب اور شرائط کو پورا کریں۔ مثال کے طور پر، بیماروں کے سلسلے میں، وہ زیادہ دیر نہ ٹھہریں جس سے بیمار اور اس کے رشتہ داروں کو پریشانی ہو۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے اعمال اور گفتار پر قابو رکھیں تاکہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچیں، جیسے کہ کپ شپ، غیبت اور دوسروں کی غیبت۔ انہیں چاہیے کہ وہ بیماروں کو صبر کرنے کی ترغیب دیں اور اس سے وابستہ انعامات پر بحث کریں اور عام طور پر دنیا اور آخرت کے حوالے سے فائدہ مند امور پر گفتگو کریں۔ جب کوئی اس طرح کا برتاو کرے گا تو اسے وہ ثواب ملے گا جو احادیث نبوی میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر وہ اس میں ناکام رہتے ہیں تو یا تو انہیں کوئی اجر نہیں ملے گا یا پھر ان کے برتاو کے لحاظ سے گناہوں کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا۔ باب 4 النساء، آیت 114

ان کی زیادہ تر نجی گفتگو میں کوئی بھائی نہیں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو صدقہ کرنے کا " حکم دیتے ہیں یا جو حق ہے یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ اور جس نے یہ کام اللہ کی رضامندی کے لیے کیا تو ہم اسے بہت بڑا اجر دیں گے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: <https://shaykhpod.com/books/>
کے لیے بیک اپ سائٹ eBooks/AudioBooks: <https://archive.org/details/@shaykhpod>

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس: <https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf>
<https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: <https://shaykhpod.com/books/#audio>
روزانہ بلاگز: <https://shaykhpod.com/blogs/>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics/>
جنرل پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/general-podcasts/>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman/>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid/>
اردو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/>
لائیو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/live/>

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویریں اور پوڈکاستوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں
<https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائیب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

